رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل

قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۸عہ
سہ ماہی ۴عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۵ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۔ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ابھی کھانسی اور زکام کی شکایت بدستور ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج نزلہ کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت کرتے رہیں ؛

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا بخار خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹوٹ گیا ہے ۔ الحمد للہ ۔

قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی ۔ اے ۔ بی ۔ ٹی بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

منشی غلام محمد صاحب پنشنر مدرس قادیان کی اہلیہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں ۔ آج بعمر ۶۷ سال فوت ہوگئیں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں ۔ احباب دعائے مغفرت کریں

۲۔ جنوری ۔ مولوی فخر الدین صاحب پنشنر نے اپنے لڑکے بابو محمد اسمٰعیل صاحب نوتی کی دعوت ولیمہ دی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زبانی اقرار کچھ حقیقت نہیں رکھتا جب تک عملی طور پر اس کی تصدیق نہ ہو

"تم لوگوں نے جو میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے ۔ اسی پر بھروسہ نہ کر لینا ۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں ۔ زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا ۔ جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جائے ۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں ۔ مگر صادق وہی ہے ۔ جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے ۔ خدا کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے ۔ پس اب سے اقرار سچا کر لو ۔ اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو ۔ کہ جب تک قبر میں جائیں ۔ ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچینگے ۔ غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے ۔ اسی طرح سے خدا تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچائے گا ۔ اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا ۔ ظلم کو ترک کرو ۔ خیانت ۔ حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ ۔ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ" (الحکم ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

جلسہ کے انتظامات کے اختتام پر
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا

قادیان ۳ جنوری۔ کل چونکہ جلسہ سالانہ کے انتظامات ختم ہو رہے تھے۔ اس لئے زنانہ جلسہ گاہ میں ان اصحاب کا جنہوں نے امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کی اجتماع ہوا۔ اس کی ترتیب یہ تھی۔ کہ سٹیج پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے میز اور کرسی کے علاوہ مختلف شعبہ جات کے منتظمین اعلےٰ کے لئے کرسیاں رکھ دی گئی تھیں۔ باقی اصحاب سٹیج کے اردگرد صف وار کھڑے تھے۔ جن کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

سٹیج کے دائیں طرف اندرون قصبہ دارالعلوم و دارالرحمت کے کارکن۔ بائیں طرف محلہ دارالبرکات اور دارالفضل اور نور ہسپتال کے کارکن۔ سامنے کی طرف مبلغین اور صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان تھے۔ پشت کی جانب مقامی نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز اور ناظم خاص کا عملہ گیارہ بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لائے۔ چونکہ تمام مجمع کے بیٹھنے کا انتظام نہ تھا۔ اس لئے حضور نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ خدام کے کھڑے رہنے کی صورت میں حضور بیٹھ جائیں۔ تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد تجویز یہ تھی۔ کہ ہر صیغہ کا ناظم اعلےٰ اپنے صیغہ کے متعلق ضروری امور پر مشتمل رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کرے۔ لیکن چونکہ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ اس لئے اس تجویز کو ترک کر دیا گیا۔ اور حضور نے تمام کارکنوں کے لئے دعا فرمائی۔ پھر ہر ایک کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اور سوا بارہ بجے یہ تقریب ختم ہوئی

ممبران تحقیقاتی کمیشن کو اطلاع

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ۱۰ جنوری (بروز اتوار) صبح ہی کمشن کو اپنا کام شروع کرنا ہوگا۔ اس لئے مہربانی فرما کر وہ ۹ جنوری (بروز ہفتہ) کی شام کو دارالامان پہنچ جاویں۔

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

نمائندہ "الفضل" کی تحریک پر اخبار جاری کرانیوالے احباب کو اطلاع

مولوی ظہور الحسین صاحب نمائندہ الفضل کی تحریک پر جن احباب نے اخبار الفضل اپنے نام جاری کرایا ہوا ہے۔ لیکن قیمت ابھی تک ادا نہیں کی۔ یا ان کی ادا کردہ رقم ختم ہو چکی ہے۔ عنقریب ان کی فہرست اسلئے شائع کی جائیگی۔ کہ وہ وی پی وصول کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ اور اگر حساب میں کسی اصلاح کی ضرورت سمجھیں۔ تو اس سے فوراً مطلع فرما دیں۔

ولادت } خلیل الرحمن صاحب سامانوی کے ہاں لڑکا۔ محمد یعقوب خاں صاحب رسالدار میرٹھ چھاؤنی کے ہاں لڑکا۔ بابو اکبر خاں صاحب کلانوری کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اور صوبیدار شیر دلی صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سعیدہ رکھا۔ ۱۹ دسمبر کو خواجہ غلام محمد صاحب گلگتی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب ان سب کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔

جو میری سُنے گا۔ وہ جیتے گا
جو میرے پیچھے چلیگا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اُس پر کھولے جائینگے

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے انیس ۱۹ مطالبات پیش کر کے جماعت احمدیہ پر جو عظیم الشان جو احسان فرمایا ہے۔ اس کا شکریہ اس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ کہ ہر احمدی تحریک جدید کے مطالبات کو پورا کر کے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرے۔ بے شک تحریک جدید کے مطالبات میں حصہ لینا ہر احمدی کی اپنی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ ان میں شامل ہونے کے لئے کسی پر جبر یا اصرار نہیں کیا جاتا۔ تاکہ اپنی مرضی اور خوشی سے نفلی قربانی کرنے والا بہت زیادہ ثواب اور اجر کا مستحق ہو۔ پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رحمت کا وارث بنے۔ اور اس کے فضلوں سے حصہ لے۔ اُسے چاہیئے کہ طوعی اور خوشی کی قربانیوں میں شامل ہو جائے۔

غرض اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مخلصین جماعت تحریک جدید کے ہر مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اُسے کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ میری گذارش اس وقت خصوصیت سے مالی قربانی کے متعلق ہے۔ جس کی نسبت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خود فرماتے ہیں:۔

"امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی ترقی خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے۔ پس جو میری سنے گا۔ وہ جیتے گا۔ اور جو میری نہیں سنے گا۔ وہ ہاریگا۔ جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائینگے۔ اور جو میرے راستے سے الگ ہو جاوے گا۔ خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائینگے۔"

کون سا احمدی ہے جس کو خدا تعالےٰ کی رحمت اور اس کے فضلوں کی ضرورت نہیں۔ پس ہر احمدی کو توجہ سے سن لینا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازوں کے کھلنے کا ایک ذریعہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شامل ہونا بھی ہے۔ بے شک اس وقت تک اکثر افراد اور جماعتوں نے تیسرے سال کی مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اکثر افراد نے گذشتہ سالوں کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ لیا ہے۔ مگر باوجود اس کے ابھی تک بہت سی جماعتیں باقی ہیں۔ جن کے تیسرے سال کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ان جماعتوں کے کارکنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء جو تیسرے سال کی مالی قربانیوں کے بارے میں ہے۔ احباب جماعت کو پورے طور پر سنایا نہیں۔ ورنہ کوئی احمدی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو اس خطبہ کو سن کر حضور کے ارشاد پر لبیک نہ کہے۔ پس ایسے کارکنان اور ان احباب سے جنہوں نے اپنا وعدہ تو پیش کر دیا ہے۔ مگر ان کی جماعت کے احباب باقی ہیں۔ التماس ہے۔ کہ وہ ہر احمدی مرد۔ عورت اور بچے کو جمع کر کے یا ان کے گھروں پر پہنچکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۳۶ء سنا دیں۔ اور جو احباب تیسرے سال کی تحریک جدید میں حصہ لیں۔ ان کے نام فارم پر جو بھیجا گیا ہے۔ لکھ کر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کر دیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا } بابو شریف احمد صاحب سٹیشن ماسٹر مالیر کوٹلہ کا لڑکا ناصر الدین مسعود احمد بیمار ہے۔ عبد الرحمن پسر بابو عزیز الدین صاحب مرحوم کو عرصہ ڈیڑھ سال سے اختلاج القلب کی تکلیف ہے۔ اب چند دنوں سے بخار بھی ہو رہا ہے۔ مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب بی۔ اے لاہور بیمار ہیں۔ ملک نواب الدین صاحب [illegible] علیل ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں۔

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ شوال ۱۳۵۵ھ

دیہاتی ہندوستانیوں پر قرضہ کا ناقابل برداشت بوجھ

اور

صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخابات میں ووٹروں کا فرض

ہندوستان کی آبادی کا بیشتر حصہ جو کسانوں اور کاشتکاروں پر مشتمل ہے اس وقت قرضہ کے اس قدر بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ اور سرمایہ دار طبقہ مثلاً بنیوں اور مہاجنوں نے اس شدت کے ساتھ اسے اپنے چنگل خون آشام میں گرفتار کر رکھا ہے۔ کہ اس سے اس کا اس وقت تک رہائی پانا ناممکن ہے۔ جب تک حکومت مؤثر انداز میں اپنی امداد کا ہاتھ نہ بڑھائے۔ اس میں کیا شُبہ ہے۔ کہ ہندوستان کے افلاس کی ایک بڑی وجہ زمینداروں اور کاشتکاروں کی وُہ ناگفتہ بہ حالت ہے۔ جو قرضخواہوں کے ظالمانہ اور غیر منصفانہ مطالبات نے پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے اس غریب اور مفلوک الحال طبقہ کی حالت کی اصلاح میں ہی دراصل ہندوستان کی اقتصادی ترقی کی اصلاح مضمر ہے۔ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اظہار ہز ایکسی لنسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند بھی حال ہی میں کر چکے ہیں۔

اس وقت ہندوستان کے زمیندار اور کاشتکار قرضہ کے جس بوجھ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ ریزرو بنک آف انڈیا کے شعبہ زراعتی قرضہ کی اس رپورٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اور جس میں لکھا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے دیہاتی قرضہ کی کل رقم ۱۸ ارب ہے۔ رپورٹ میں قرضہ کے اس بار گراں کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اور اس میں تخفیف کرنے کے لئے قرضوں کی وصولی۔ تحریک امداد باہمی کی اصلاح اجناس کی فروخت کے طریقوں کی اصلاح اور بنیوں پر مؤثر کنٹرول کے متعلق بعض اہم تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ یہ تجاویز اسی ایسی ہیں۔ جن کی طرف جدید آئین کے ماتحت قائم ہونے والی صوبائی حکومتوں کو فوری طور پر متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔

ریزرو بنک کے شعبہ قرضہ زراعتی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل تجاویز پیش کی ہیں:۔

۱۔ اجناس کو منڈیوں تک پہنچانے میں امداد دینے کے لئے تجارتی بنکوں کی سرگرمیوں کو تقویت دینی چاہیئے۔

۲۔ صوبجاتی حکومتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کسانوں کی قوتِ معاش اور قوتِ خرید کو بڑھانے کے لئے مفید ضمنی کاموں کی تلاش میں اُن کی مدد اور حوصلہ افزائی کریں۔

۳۔ جہاں قرضہ کی رقوم اس حد تک بڑھ گئی ہوں۔ کہ مقروضین کے لئے ان کی ادائیگی ناممکن ہو۔ وہاں قرضوں کی رقوم میں جن میں سود اور سرمایہ دونوں شامل ہوں تخفیف ہونی چاہیئے۔ اور قابل ادا رقوم کی تعیین کے لئے ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ کمیٹی قائم کر دینی چاہیئے۔

۴۔ حکومت کی طرف سے باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ اس طریق سے معین شدہ مدت طویل کے قرضوں کی رقوم چھوٹی چھوٹی قسطوں کی صورت میں وصول ہوں۔ گو اچھی فصل کے موسم میں ان میں اضافہ کر دیا جائے۔

۵۔ تیس سال سے زائد میعاد کے موروثی قرضہ جات سے ترجیحی سلوک ہونا چاہیئے۔ (یعنی ان کی ادائیگی کے متعلق زیادہ سہولتیں ہونی چاہئیں)

۶۔ دیوالیہ کے متعلق عام معمولی قوانین بنائے جائیں۔ جو ان ناقابل وصول قرضوں کے متعلق جن میں رضامندانہ تخفیف کارگر ثابت نہیں ہو سکتی فیصلہ کریں۔

۷۔ قرضہ کے خلاف تعلیمی پراپیگنڈا کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ایسے طریق عمل میں لائے جائیں۔ جن کی بناء پر قرضہ کی رقوم صحیح زراعتی ضروریات سے زیادہ نہ ہوں۔ اور نہ مقروض کی قوت ادائیگی سے متجاوز ہوں۔

۸۔ ان پابندیوں پر عمل کرانے کے لئے زمیندار قرضخواہوں کو بھی ان قوانین ماتحت لانا چاہیئے۔ جنکی رُو سے زمین کا انتقال ممنوع یا محدود قرار دیا گیا ہے۔

۹۔ ایک سے زیادہ ذریعہ سے قرضہ لینے کی عادت کو روکا جائے۔

اسی طرح تھوڑی مدت کے قرضوں میں تخفیف اور سہولتیں بہم پہونچانے اور تحریک امداد باہمی کو مفید رنگ میں تقویت پہونچانے کے لئے بعض تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ جو آئندہ صوبائی حکومتوں کی پوری توجہ کی مستحق ہیں۔

بنیوں پر کنٹرول کے متعلق بھی رپورٹ میں بعض تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ جن کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا چنانچہ قرضہ کو جائز حدود کے اندر رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوانین اور رائے عامہ کے دباؤ کے ماتحت مہاجن اور قرضخواہ اپنے کاروبار میں اصلاح نافذ کریں۔ اور اپنے کاروبار کے لئے لائسنس حاصل کریں۔ علاوہ ازیں جیسا کہ رپورٹ میں لکھا ہے۔ انہیں سرکاری دفاتر میں اپنے نام باقاعدہ طور پر رجسٹرڈ کرانے چاہئیں۔ اور حساب کتاب باقاعدہ رکھنا چاہیئے۔ اور ان کی شرح سود پر بھی کنٹرول رہنا چاہیئے۔

سب سے آخر میں پنچایت کے قیام کے متعلق جو تجویز پیش کی گئی ہے وُہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اس میں صوبجاتی حکومتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ وُہ دیہات میں پنچائتیں قائم کریں۔ تاکہ قرضوں کے متعلق معمولی مقدمات کا وہیں تصفیہ ہو سکے۔ اس طریق سے کاشتکاروں کو اور کئی سہولتوں کے علاوہ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ وُہ عدالتوں کے اخراجات اور تضییع اوقات سے بہت حد تک محفوظ رہ سکیں گے۔

ہمارے نزدیک آئندہ قائم ہونے والی صوبجاتی اسمبلیوں اور مرکزی حکومت کا سب سے پہلا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کے کاشتکاروں اور زمینداروں کی حدِ برداشت سے بڑھے ہوئے قرضہ کو دُور کرنے کی عملی کوشش کریں۔ کیونکہ اگر اسکی طرف سے چند سے اور غفلت برتی گئی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ ہندوستان کا کاشتکار طبقہ بالکل تباہ و برباد ہو جائے۔ اور حکومت کا تمام نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے پس آئندہ وُہی حکومت کامیاب سمجھی جائے گی۔ جو اس نہایت ہی اہم مسئلہ کو احسن طریق پر حل کرنے کی کوشش کرے گی۔

بنابریں صوبجاتی اسمبلیوں میں وُہی نمائندے جانے چاہئیں جو کسانوں اور کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے حامی ہوں۔ اور ان کی تکالیف اور مشکلات کو پیش کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اس وقت یہ بات خود زمینداروں اور کاشتکاروں کے ہاتھ میں ہے انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے مفاد کا خیال

اچھوت اقوام کی موجودہ بیداری سے جماعت احمدیہ کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے

الحاج مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے مندرجہ عنوان موضوع پر ۲۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی

کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ ۰ بقرہ ۲۱۴

برادران! مجھے آج آپ کو ایسے مضمون پر مخاطب کرنا ہے۔ جو ہندوستان کے ۳۲ کروڑ باشندوں سے بالعموم اور ۱۶ کروڑ سے بالخصوص تعلق رکھتا ہے مجھے آج ایسے سوال کا حل تجویز کرنا ہے جس پر ہندوستان ہمارے وطن ہندوستان کا پُر امن مستقبل انحصار رکھتا ہے۔ مجھے آج اس مظلوم اسیر غلام گروہ کی رستگاری کا طریق عمل پیش کرنا ہے جو آریوں کے بادشاہ گوپال کرشن کی آمد کا منتظر ہے۔ تا وہ پہلے کی طرح مظلوم پانڈو کو کوروں کے جبر وظلم سے رہائی ومخلصی دلائے یعنے انسانی کے اس گروہ کو جسے ان کے بھائیوں نے اچھوت بنایا اور ذلیل کیا ہے۔ دوبارہ انسانیت کے حقوق سے مستفیض ہونے کے راستے اختیار کرائے۔ آٹھ کروڑ اچھوت صدیوں کی نیند سے بیدار ہو رہے ہیں۔ منوسمرتی کی قید وبند سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ میں آج یہ بتاؤں گا۔ کہ احمدی جماعت کو اس موقعہ پر کیا کرنا چاہیئے:

اچھوت کی تعریف

اچھوت انسانوں کے اس گروہ کا نام ہے۔ جن میں گوشت پوست خون تو ویسا ہی ہے۔ جیسے ان کے دوسرے بھائیوں میں ہے۔ جن کی نبض اسی طرح پھڑکتی۔ اور جن کا دل اسی طرح دھڑکتا ہے جس طرح دوسرے فرزندانِ آدم کا۔ مگر طاقتوروں نے ان کو مجلس کے اعلےٰ مقام سے اتار نیچے رکھ کر ذلیل وپست کر کے اس قدر ارذل بنایا ہے۔ کہ ہندوستان کی اصلاح کے مدعی پنڈت دیانند جی فرماتے ہیں۔ "چنڈال اچھوتوں کی بدبو کی وجہ سے عقل صاف نہیں رہتی" ستیارتھ پرکاش باب ۱۲ دفعہ ۱۲)

برہمن تعلیم یافتہ اچھوت سے بھی اپنی لڑکی کا بیاہ نہ کرے۔ کیونکہ بوئے رذالت اس کے دماغ میں ہوگی۔"

(جیون چرتر صفحہ ۲۶۹ - ۲۷۰)

اچھوتوں کے ہندو اصطلاح میں دوسرے نام دسیو۔ راکشس۔ ملیچھ۔ شودر ہیں۔ اور ان سے "کھان پان" روٹی بیٹی کا تعلق ناجائز ہے۔ اور ان سے چھونا منع ہے ستیارتھ پرکاش باب ۱۵ دفعہ ۱۵ باب ۱۰ صفحہ ۳۰۷)

اچھوت کس طرح بنے

قرآن مجید نے بنی اسرائیل کے ان رسم ورواج اور سزاؤں کا حوالہ دیتے ہوئے جو وہ گائے پرست ہندوؤں کے بھائی فراعنہ مصر کے زیر اثر دیا کرتے تھے۔ اور جو گوسالہ بنانے والے سامری کیلئے تجویز ہوئے فرمایا ہے فاذھب فان لک فی الحیاۃ ان تقول لامساس۔ دور ہو تیرے لئے یقیناً اس دنیا میں یہ ہوگا کہ تو کہے مجھ سے مت چھوؤ۔ ہندوستانی اچھوت بھی کچھ تو ان مجرموں کی اولاد ہیں جن کو سزا کے طور پر مجلسی حقوق سے محروم کیا گیا تھا۔ مگر بیشتر حصہ ان والیانِ ملک مالکان سرزمین ہند کی اولاد ہیں۔ جن کو انکے عزیز وطن کی مدافعت کے جرم میں حملہ آور آریہ فاتحین نے ان کی ہر ایک مملوکہ ومقبوضہ چیز سے محروم کیا۔ اور غلامی کی کڑی زنجیروں میں ایسا جکڑا۔ کہ وہ حکمران کے سامنے نسل در نسل ذلیل رہیں اس برتاؤ کی ایک مثال رپورٹ مردم شماری ۱۹۲۱ء پیرا ۱۷۰ میں مسٹر گرانتم نے برما کی پست اقوام کا ذکر کرتے ہوئے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں:-

Degraded below the level of the rest of the Society. they include the Sundulus— who live outside the Vallages the Pagoda Slaves the Thinche descendents of a Certain Arakanese general and his followers who rebelled against the King of Arakan and were Condemned to everlasting Social degradation.

اچھوت وہ ہیں جو بقیہ سوسائٹی کے اصل مقام سے نیچے گرا دیئے گئے ہوں۔ اور ایسے لوگوں میں سندلاز (قبر کن) جو بستیوں سے باہر رہتے ہیں۔ بدھ عبادتگاہوں کے غلام اور تھنچی وغیرہ اقوام شامل ہیں۔ موخرالذکر (ہندو) راجہ اراکان کے کسی جرنیل اور اس کے ہمراہیوں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے راجہ مذکور سے بغاوت کی تھی۔ اور اس کی سزا میں اسکو ہمیشہ ہمیش کے لئے تمدنی ذلت کی سزا دی گئی تھی۔

آریوں کو تو قدیم فرمانروایانِ ہندوستان سے اس قدر بغض وعداوت رہی ہے۔ کہ باوجود شری رامچندر جی کے ساتھ ہو کر لنکا کے راجہ راون سے لڑائی کر کے فتح پانے سیتا جی کو چھڑانے اور ہر طرح آریہ عظمت کو بچانے کے راجہ سگریو اور جرنیل ہنومان اور انکی سپاہ کو بندر اور ریچھ ہی کہا جاتا ہے خلاصہ یہ کہ آریہ فاتحانہ مظالم کا شکار آریہ دھرم کے درن آشرم کے اسیر آریہ مذہب کے تمدنی قوانین مندرجہ منوسمرتی سے پامال ذلیل وخوار بے یار وناداد ہو کر اور صدیوں غلام رہ کر ادنے زندگی بسر کرنے والے اصل باشندگان ہند اچھوت کہلانے لگے ہیں:

ہندوستان میں اچھوتوں کی تعداد

۱۹۲۱ء کی مردم شماری سے قبل اچھوت اقوام کو اپنی ہستی کا احساس ہونے لگا تھا۔ اور حکومت کو بھی انکی طرف خصوصیت سے ان کی بیداری کے سبب قدرے توجہ ہوئی تھی۔ اس نے پست اقوام کی تعداد مردم شماری میں علیحدہ دکھائی گئی۔ مگر عملی طور پر وہ سب مثل سابق ہندو قوم میں ہی شامل رہے۔ تاہم اس مردم شماری سے معلوم ہوا۔ کہ ایسی اقوام کی تعداد ۵۵ اور ۶۰ ملین یعنے ۵ اور ۶ کروڑ کے درمیان ہے۔ مگر ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں مسیحی مسلمان سکھ تبلیغی کوششوں کے باوجود اچھوتوں کی تعداد میں بوجہ کثرت پیدائش اور اچھوت بیداری کے قریباً ۲ کروڑ نفوس کا اضافہ ہو گیا۔ جو تعداد ہندوؤں میں کلیۃً شامل کری جاتی تھی۔ اس میں سے بڑا حصہ نکل کر تعداد شماری کے لئے انہی قوموں میں شامل ہو گیا۔ گویا آخری مردم شماری کے اعداد وشمار کی رو سے اچھوتوں کی تعداد مسلمانوں کے برابر ہے اور علیحدہ اقلیت کا شمار ہونے کی صورت میں مسلمانوں کے بعد انہی اقوام کا نمبر ہے۔ اگر دونوں میں اتحاد ویگانگت ہو جائے۔ تو پھر ہندوستان کی سیاسی گتھی خود بخود سلجھ جائے گی

اچھوتوں میں بیداری اور اس کے وجوہات

گذشتہ بیس سال میں اچھوتوں کے اندر جو حیرت انگیز بیداری پیدا ہوئی ہے اس کو تسلیم کرنے کے بعد اس کے وجوہات پر نظر ڈالنا ضروری ہے جو حسب ذیل ہے

(۱) اسلامی اثرات جن کے باعث ان اقوام کا ایک طبقہ مسلمان ہوا۔ اور مساواتِ اسلامی سے بہرہ ور ہو کر نواب علی وردی خان بنگال کے جرنیل کالا پہاڑ فاتح جگن ناتھ پوری کی طرح بام ترقی پر پہونچا۔

(۲) اسلام سے متاثر ہو کر رامانج۔ چیتنیا۔ کبیر۔ دادو۔ نانک شاہی تحریکات۔

(۳) مسیحی اثرات وتعلیم کی اشاعت

۴ - اسلامی و مسیحی اثرات سے پیدا شدہ تحریکات مثل برہمو سماج - آریہ سماج - راما کرشنا مشن کی کوششیں ؛

۵ - حکومت کی سیاسی اغراض - اور انسانی ہمدردی ؛

۶ - ہندو مظالم کی اشاعت اور ظالمولہ پر قانون کی قیود ؛

۷ - ہندوؤں سے ستیہ گرہ مجہول مقاومت کر کے حقوق طلبی میں ناکامی اور ہندوؤں کی طرف سے مایوسی ؛

۸ - کانگرس لیڈرز بالخصوص گاندھی جی کی کوششیں اچھوتوں سے میل ملاپ ؛

۹ - ڈاکٹر بھیم راؤ امبید کار کا بیرسٹر ہو کر آنا - اور باوجود اعلےٰ تعلیم و تمول ہندوؤں کی ان سے بدسلوکیاں لا کالج کا پروفیسر بننے پر ہندو گریجوایٹوں کی طرف سے ان کا مقاطعہ - ان کے مندر میں جانے پر مندر کا دھلانا - اور اس طرح ان کا - اور شری پنتت یادن داس جی ایڈیٹر پتت پادن - جگناتھ پرشاد کھٹک بی - اے - ایل - ایل - بی - شودرانند - اچھوتانند ایسے لیڈروں کا میدان عمل میں آنا ؛

اچھوت تغیر کے تین دَور

ہم کو مظلوم پست اقوام کی حالت میں تغیر کے تین دَور نظر آتے ہیں -

۱ - ماضی انتہائی مظلومیت کے بعد سب سے پہلے گوتم بدھ کی تعلیم نے ہندوستان کی پست اقوام کو امید کی جھلک دکھائی - اور ورن آشرم کی غلامی سے نجات دلانے کی کوشش کی - مگر قسمت نے جلد پلٹا کھایا اور بدھ مذہب برہمن مذہب کے سامنے مغلوب ہو کر خود ہندوستان سے خارج البلد کر دیا گیا ؛

دوسرا دَور اسلام و مسیحیت ہر دو سے اثر لے کر ہندو مذہب سے بغاوت کر کے اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کی جد وجہد کا ہے - اس میں ہندو خود غرضی کو بڑا دخل ہے - کیونکہ اگر حال میں اچھوت اور دلت ادھار کی کوشش ہوئی ہے - تو اس کی غرض بقول سٹر کھیکر مرہٹہ لیڈر حسب ذیل ہے "خود غرضی کے خیال سے بھی یہ ہمارا فرض ہے - کہ ہم اچھوت ادھار کے کام کو ہاتھ میں لے کر اچھوتوں کو جلد از جلد اپنے اندر ملا لیں کیونکہ موجودہ دور حکومت میں تعداد ہی ایسی چیز ہے جس پر حکومت میں نمائندگی کا دارومدار ہے" (ملاپ ۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

"ہندوؤں کے لئے اچھوت ادھار کا مسئلہ زندگی اور موت کا سوال ہے - مردم شماری میں ہندوؤں کی تعداد کم ہو رہی ہے" (؟)

ہندوؤں کی اس چال کو اچھوت لیڈرز بھانپ گئے ہیں - اور وہ جداگانہ حقوق لینے پر مصر ہوئے - اور مراعات حاصل کیں - اور کر رہے ہیں - یہ دَور اس لئے مذہب کی بجائے محض سیاست کا ہے -

تیسرا دَور یہ ہے - کہ جب تک سیاسیاتِ ہند کا امتحانی زمانہ ہے - اور اصلاحات میں جداگانہ انتخاب داخل ہے - اچھوت حکومت کی عطا کردہ مراعات سے فائدہ اٹھائیں گے - اور مذہب پر سیاست کو ترجیح دیں گے - مگر پانچ دس سال کے بعد جیسا کہ جناب جگن ناتھ پرشاد کھٹک بی - اے - ایل - ایل - بی نے اپنے رسالہ "اچھوت کدھر جائیں گے" میں لکھا ہے - خالص مذہبی دور آئے گا - اس وقت انشاء اللہ احمدیت کے پیش کردہ اسلام میں اچھوتوں کو پناہ لینا پڑے گی -

مذکورہ بالا وکیل لیڈر صاحب نے فرمایا - "یہ ممکن نہیں ہے - کہ آٹھ کروڑ اچھوت قوم ایک ہی دن میں دھرم بدلنے کے لئے تیار ہو جائے - اس میں دس یا پانچ سال ضرور لگیں گے"

تبدیل مذہب میں اچھوتوں کی مشکلات

اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبید کار نے پونا میں تقریر کرتے ہوئے پونا پیکٹ کے دو سال بعد اپنے تاریخی لیکچر میں کہا "اچھوت اگر آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں - تو ان کو ہندو دھرم چھوڑنا ہی پڑے گا"

ہندو مذہب ترک کرنے کے بعد اچھوت اقوام کے لیڈرز کے سامنے - بدھ مذہب - لامذہبیت مسیحیت - اسلام سکھ مذہب اور آریہ سماج ہیں - جن میں سے اوّل دونو ہستی باری تعالیٰ سے انکار سکھاتے ہیں - اور ہندوستانی دماغ خواہ اچھوت کا ہندوؤں پر ہی ہو - دہریت سے متنفر رہتا ہے - اور لامذہبیت سے بیزار ہے - مسیحیت کی چھوت چھات جس کا تجربہ گرجوں میں اچھوت اور دوجا کی تمیز سے ہو رہا ہے اچھوتوں کو مسیح کی بھیڑیں بننے سے روکتا ہے - گورو گوبند سنگھ کا سکھ مذہب اور آریہ سماج ورن آشرم - اور مسئلہ کرم پر اعتقاد رکھتے ہیں - اور تجربہ بتا چکا ہے - کہ ہندو مذہب کی ان دختروں کی چھاتیوں کا دودھ اچھوتوں کے لئے سوکھ چکا ہے - یعنی سکھ اور آریہ اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی اہمیت نہیں رکھتے - اس وقت جتنے اچھوت لیڈر ہیں - وہ قریباً آریہ سماج کے ممبر بن کر واپس ہوئے ہیں - باقی رہا اسلام - اچھوت لیڈروں کو افسوس ہے - کہ مسلمانوں کے اختلافات - اور فرقہ بندی ان کے قبولیت اسلام میں رکاوٹ ہیں - لہٰذا وہ مشکلات میں ہیں اور فوراً کسی مذہب کو اختیار نہیں کر سکتے ان کو یقیناً پانچ دس سال انتظار کرنا پڑے گا - اور خدا نے احمدی جماعت کو موقعہ دیا ہے - کہ اس سے فائدہ اٹھائے ؛

جماعت احمدیہ کیا کرے

- نظام سلسلہ کا ایمان کی طاقت کے ساتھ اثر ڈالا جائے - اچھوت بیدار ہیں - ان کے لیڈر ہم ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتے ہیں - اسلام کو پسند کرتے ہیں - چنانچہ جب ہم کالارام مندر کی ستیہ گرہ کے موقعہ پر ناسک گئے - تو ہمیں دیکھ کر ستیہ گرہ کرنے والے رضا کاروں نے کھانا کھاتے ہوئے ہی بلند آواز سے السلام علیکم کہا - مگر مسلمانوں کے احرار کی شرارتیں وہ بھی دیکھ رہے ہیں - چنانچہ پچھلے دنوں ڈاکٹر امبید کار نے کہا تھا - کہ مسلمانوں میں بھی بہت سی فرقہ بندیاں ہیں - اور امر واقعہ ہے - کہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھرا ہوا ہے - یہ کوئی کام اجتماعی اور مرکزی حیثیت سے استقلال کے ساتھ نہیں کر سکتے پس احمدیوں کے لئے موقعہ ہے کہ مساوات حریت - اور اخوت کے صحیح نقوش اپنے مضبوط نظام خلافت - عدیم المثال موجودہ پیشوا کے اقتدا میں "آریوں کے بادشاہ" کی مظلوم رعایا کے سامنے رکھدیں - اور اللہ تعالیٰ پر یقین رکھیں - کہ وقت آگیا ہے - کہ حکم عدل زمین کو اس طرح انصاف سے بھر دے - جس طرح وہ جور وظلم سے بھری ہوئی ہے - اور قوموں کو برکت دینے والی خلافت میں اسیروں کی دستگیری - مظلوموں کی دادخواہی اور آریہ دھرم کے بادشاہ کی آسمانی حکومت گائے کی طرح غریب بے زبان اچھوتوں کی رکھشا کرے - اور گوپال کرشن موعود کے گئوشالہ میں وہ بحفاظت تمام امن و ترقی کی زندگی بسر کریں ؛

مرکز کی توجہ اور جماعت کا تعاون

سلسلہ کا مرکز تمام حالات سے واقف اور تمام تغیر کا گہری نگاہ سے مطالعہ کر رہا ہے - اچھوتوں کی بیداری کی موجودہ منزل جو اخراجات چاہتی ہے - اور جس طرح اچھوتوں کی سیاست کے بازار میں قیمت پڑ رہی ہے - اس پر ان کو خریدنا نہ مصلحت - نہ مفید - اور نہ بابرکت ہے - اس لئے ہماری خاموشی معنی دارد کی مصداق ہے نظارت دعوت وتبلیغ باقاعدہ کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ اب ترقی اسلام کے صیغہ تبلیغ اچھوت اقوام کو اور زیادہ مضبوط کرے گی - اور آپ لوگوں کے انفرادی اور اجتماعی تعاون کے ساتھ آئندہ پانچ سالہ کوشش کا آغاز کرے گی اللہ تعالےٰ سے امید ہے - کہ اچھوت ہندو - شودر و چنڈال جو منو سمرتی و دیگر سمرتیوں کے قوانین کی موجودگی میں مساوات کے ساتھ ہندو نہیں رہ سکتے مسیحی اچھوت - جن کو مغربی آریہ دھرم پر یوروپین مسیحی مشن جذب نہیں کر سکتا - جیسا کہ حال میں گرجوں کے اندر شورشوں سے ظاہر ہے -

اچھوت سکھ جن کو گورو گوبند سنگھ جی کی تعلیم - اور سکھوں کے گھروں میں ہندو اثر سکھ سوسائٹی میں شامل نہیں ہونے دیں گے - آخرش اسلام کی آبِ حیات امرت سے زندگی حاصل کریں گے وسکھ خالصہ کالج میں اچھوتوں کے لئے جداگانہ آشرم تیار کرتے ہیں - ایسے ہی آریہ سماجی اچھوت مہاشہ بھی آخر اسلام ہی میں مشدھ ہونگے کیونکہ آریہ سماج تو عبدالغفور دھرم پال غلام حیدر ستیہ دیو - محمد علی شانتی سروپ ایسے مسلمانوں کو بھی ہضم نہیں کر سکی - پھر بقول دیانند گندگی بھرے اچھوت اس میں کس طرح جذب ہو سکیں گے ؛

نظارت تبلیغ کا ارادہ ہے کہ آنیوالے برس میں اچھوت لیڈروں کو بلا کر ان سے تبادلہ خیالات کیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک ارشاد کے ماتحت جو خطبہ الہامیہ میں منارۃ المسیح کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے سلسلہ کانفرنس میں اچھوتوں کو مدعو کیا جائے۔

مسلمانوں کو تلقین

(۱) بگڑے ہوئے اور غافل احرار کے زیر اثر مسلمانوں کو سمجھایا جائے۔ کہ ہندو سنگھٹن کی تحریک کا اہم جز مہا سبھا کا اچھوت ادھار ہے۔ اور اس کی غرض بالفاظ قابل مؤلف "ہندو راج کے منصوبے" ہندو سیاسی قوت بڑھانے اور مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے دو فقروں میں ہے۔ اور جس طرف اچھوت ہوں گے آئندہ سیاسیات ہند میں اب اور مخلوط انتخاب اور حکومت اختیاری کے وقت وہی قوم ہندوستان کے دور جمہوریت میں ملک پر حکمران ہوگی۔ پھر اخبار مسلمانوں پر واضح کیا جائے کہ اسلام کی اہم خدمت اور اپنی خیر اسی میں ہے۔ کہ آٹھ کروڑ دروازہ پر پہنچے ہوئے خدا کے بندوں کو اسلام کے گھر میں داخل کر لیا جائے۔ جس طرح گاندھی جی اچھوتوں کے گھروں میں جا کر انکے درمیان بیٹھے۔ ریاست ٹراونکور نے مندروں کے دروازے قانوناً کھولدیئے۔ مسلمان مبلغین پر پابندیاں عائد کیں نو مسلموں کو مسلمانوں کی طرح معافی فیس کی رعایت سے محروم کیا۔ اور ایسا ہی دوسری ہندو ریاستیں مثلاً بڑودہ سنہ ۱۹۱۷ء سے آریہ سماج کے ذریعہ اچھوتوں میں کام شروع کر دیا۔ اور اب کئی لاکھ آریہ سماجی اچھوت ہندو بنکر ریاست میں آباد ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے امراء اور حکمران ان اقوام کی طرف خود توجہ کریں۔ ملک کا جو قانون مہاراجہ بڑودہ کولہاپور ٹراونکور کے ہندو حکمرانوں کے لئے اور ان سکھ راجاؤں کے لئے ہے جنہوں نے اچھوت سکھوں کو روپیہ اور خلعت دیئے ہیں۔ وہی مسلمان والیان ملک کے لئے ہے۔ اور ایسے مسلمان جو اس معاملہ میں ہمارا ساتھ دیں۔ ان کو ترقی اسلام کے ممبر بناکر خاموشی سے ٹھوس کام استقلال کے ساتھ کرتے رہیں۔

(۲) مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جو ہندو اثر کے ماتحت نو مسلم اچھوتوں کو مسجدوں میں داخل نہیں ہونے دیتے۔ میں نے برار جلگاؤں میں ایسا واقعہ سنا۔ جبکہ ۵ ہزار مہار اسلام لانے کو تیار رہتے۔ مگر میرے سوا وہاں اس دن کوئی مسلمان نہ پہونچا۔

(۳) ہمیں مسلمانوں کو اس معاملہ میں بھی مسلمان بنانے کی ضرورت ہے۔ اور بھنگی چمار کی جو بحث اسلامی ممالک اور مسیحی ممالک میں نہیں۔ اسے ان کے ذہن نشین کرانا ہے ایک بھنگن نے ایک مسلمان ڈپٹی کمشنر کو کیا خوب کہا صاحب! بھنگی تو ہاتھ سے صاف نہیں کرتے مگر آپ اور ہم سب ہاتھ سے اپنی صفائی کرتے ہیں۔ اس لئے اگر صفائی کرنا بھنگی پن ہے تو سب بھنگی ہیں۔

(۴) اچھوتوں کو مسلمانوں کے مخالف جھوٹ بولکر مسلمانوں سے متنفر کیا جاتا ہے۔ مگر اچھوتوں کے بوڑھے اب تک مسلمانوں سے محبت رکھتے ہیں۔ مدراس میں اچھوت عورتیں مسلمان بچوں کو دودھ پلاتی ہیں۔ اور دکن میں عام طور پر اچھوت عورتوں سے مسلمانوں کے اس قدر تعلقات ہیں کہ وہ مسلمان خون کو ان میں ملا ہوا سمجھتے ہیں۔ مگر آریہ سماجی پروپیگنڈا مسلمانوں سے نفرت دلانے کا کام زور سے کر رہا ہے۔ الغرض مسلمانوں کو ہر طرح ہوشیار کرنے اور اچھوتوں کو اسلام کی طرف لانے کے لئے متوجہ کیا جائے۔

میں ذاتی تجربہ کی بنا پر جو لکھنو حیدرآباد ناسک بمبئی۔ بنگال جامود ناگپور جا کر اور لیڈران اچھوت سے مل کر ہوا ہے کہہ سکتا ہوں کہ اگر مسلمان صحیح طور پر کوشش کریں تو اچھوت اسلام کو دوسرے مذاہب پر ترجیح دیں گے۔

لٹریچر

اگرچہ اچھوتوں میں تعلیم کی بہت کمی ہے تاہم چھپی ہوئی کتاب رسالہ۔ اشتہار پڑھوا کر سنتے ہیں۔ اور تصویر دار لٹریچر کو تو شوق سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے (۱) ہندوستان کی مختلف زبانوں بالخصوص ہندی۔ گورمکھی۔ مرہٹی کنڑی تیلگی۔ ملیالم اوڑیا اور بنگالی میں ٹل شائع کرنے سے بہت بڑے فوائد ہوں گے (۲) ایسے تصویر دار رسائل جن میں ہندو تعلیم پر عمل کرکے کہیں وید پڑھنے پر زبان کاٹتے ہوئے۔ کہیں ہندو ریاستوں میں اچھوت عورتوں کو ہولی کے موقعہ پر برہنہ کرکے ان سے ہنسی مخول کرتے ہوئے۔ کہیں پانی میں ڈوبتے ہوئے اچھوت کی طرف عدم توجگی۔ کہیں بیمار کے ساتھ بے رحمی کہیں مندر میں داخلہ کی کوشش پر قتل وغیرہ وغیرہ واقعات کو تصویری زبان میں ظاہر کرکے شائع کیا جائے (۳) ہندو۔ آریہ سماج مسیحیت اور سکھ مذہب کے سلوک پر ٹریکٹ تیار کئے جائیں۔ تا اصل پوزیشن کا نقشہ بچوں اور بڑوں کے قلوب پر کھنچ جائے۔ اور پھر دکھایا جائے کہ مسلمان ہو کر کس طرح اچھوتوں کے سامنے اعلےٰ سے اعلےٰ ترقی کے مدارج کھلے ہیں۔ نیز مختلف زبانوں میں ایسا لٹریچر تیار کیا جائے۔ جو نو مسلموں کی تربیت کے لئے وقت پر کام آئے۔ کیونکہ زبان کا سوال بھی دقت پیش کرتا ہے۔ اچھوت ملک کے اکثر حصوں میں ملکی زبان کے سوا کوئی ایسی زبان جس میں نماز و مسائل دینیہ پر لٹریچر موجود ہے نہیں جانتے۔

ملازم رکھیں

مسلمان اہل ثروت کو متوجہ کیا جائے اور خود ہماری جماعت کے دوست جو سوداگر زمیندار و ٹھیکہ دار (دگتہ دار) ہوں۔ تو مزدوروں میں تبلیغ کریں۔ ورنہ ہر شخص مرد و عورت جسے توفیق ہے اچھوت ملازم رکھے۔ اور اسکی اسلامی طریق پر تربیت کرے۔ کوئی پیشہ سکھائے۔ اور اگر کچھ لوگ اسلام لائیں تو ان کو فوراً ایک مقام سے دوسری جگہ منتقل کردیں۔

یتامے کی پرورش

اچھوت یتامے لڑکے و لڑکیاں لے کر اسلامی طریق پر پرورش کریں۔ اور تبلیغ کے لئے تیار کریں۔ اور ہر نو مسلم کے ذہن نشین کرائیں۔ کہ وہ اپنی قومیت چھپانے کی بجائے ہمقوم لوگوں پر اس کا اظہار کریں اس طرح دوسروں کو ترغیب و تحریص دلائیں بعض دوست لڑکے اور بعض لڑکیاں پالیں۔ پھر ان کی شادیاں کردیں۔

تعلق رشتہ ناطہ

بعض دوست اچھوتوں سے تعلق رشتہ داری قائم کریں۔ اور خواہ اس راہ میں قربانی کرنی پڑے۔ اس پر عمل کرنے کی جہاں تک ممکن ہو کوشش کریں۔ حیدرآباد کے عرب اچھوت عورتوں کو مسلمان کرکے ان سے نکاح کرتے اور اسلامی آبادی بڑھاتے رہتے ہیں۔ مگر یہ لوگ دیندار نہیں اس لئے گہرا اثر نہیں اگر دین حق کی اشاعت کے لئے ایسا ہو تو پھر اچھوت اقوام میں اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ میسر آجائے گا۔

اعلےٰ تعلیم کے لئے وظائف

پڑھے لکھے اچھوت طلبا کو مسلمان کرکے اعلےٰ تعلیم کے لئے وظائف دیئے جائیں تا وہ اپنی قوم پر بعد میں اثر ڈال سکیں۔ مسیحی مشن نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے تعلیمی وظائف دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ مستحق طالب علم کسی چودھری یا اچھوتوں کے بڑے آدمی کی اولاد ہے۔ اچھوتوں کے اندر بھی Cast System. موجود ہے۔ جسے مٹانا چاہیئے۔

تعلیم کے مدارس شبینہ

جن دوستوں کو اللہ توفیق دے۔ وہ اچھوت آبادیوں میں رات کے مدرسے کھولیں۔ دن کو انہیں پڑھنے کی فرصت نہیں۔ ان کے اندر ضروریات زندگی مہیا کرنے کے لئے دوکانیں کھولیں۔ اور مدرس ایسا ہو کہ طبیب بن کر ان اقوام کے افراد کو فائدہ پہونچائیں۔ اور ان کی زندگی اپنے نمونہ سے اسلام کی زندگی بنائیں۔

تالیف قلوب

دعوتوں کے ذریعہ جبکہ بڑے آدمی اچھوتوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ تعلقات دوستانہ ہو سکتے ہیں۔ اور تھوڑے خرچ سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ نیک لوگ اچھوتوں کو روحانیت سے مغلوب کریں۔ یہ لوگ توہم پرست ہیں۔ ان کے لئے دوا و دعا اکٹھی کرکے استعمال کریں۔ اور روحانیت کا اثر ڈالکر اسلام کی طرف لائیں پہلے صوفیوں نے اسی طرح اشاعت اسلام کی تھی۔ اور افریقہ میں ہوسا آیات قرآنی سے تعویذ کا کام لیکر بت پرست وحشی کو مسلمان کر لیتا ہے۔

فتح وظفر پر یقین

احمدی جماعت یاد رکھے کہ اللہ تعالےٰ نے کل دنیا کو ہمارے ہاتھ پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کرنا ہے۔ اچھوت

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

اہل ہنگری کو پیغام اسلام

آسمانی بادشاہت اور آمد مسیح موعود کی خوشخبری

بوڈاپسٹ کے اخبار Magyarok Lapja نے ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء کے پرچہ چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے ایل ایل بی احمدی مجاہد کا ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں ایاز صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اسلام کی ترقی اور آسمانی بادشاہت کی آمد کو واضح کیا ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایاز خان بوڈاپسٹ میں

کئی مہینوں سے ایک نوجوان ہندوستانی مہمان ہمارے شہر کی گشت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بہت لوگ تعجب کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کے سلام کے جواب میں منکسرانہ انداز سے سر ہلا کر مسکرا دیتا ہے۔ چند دن ہوئے وہ ہمارے اخبار کے چیف ایڈیٹر صاحب کی ملاقات کے لئے دفتر میں آیا۔ اور ہمیں معلوم ہوا کہ یہی ایاز خان ہے جو ہندوستان سے اس لئے آیا ہے کہ ہنگری میں اسلام کی اشاعت و نمائندگی کرے۔ اس نے بتایا کہ وہ احمدؑ نبی جن کی بعثت کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں ظہور فرما چکے ہیں۔ انہوں نے کوئی نیا دین قائم نہیں کیا۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بنی نوع انسان کو گناہوں اور لامذہبیت کے بھنور سے نکالنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ دلوں کی زمین کو پاک صاف کر کے ان میں خدا کی محبت قائم کریں۔

جماعت احمدیہ کا حقیقی مقصد

بجائے اس کے کہ ہم ایاز خان کی نسبت خود کچھ بیان کریں ہم اسی کے الفاظ میں ناظرین کو سناتے ہیں۔

اس نے کہا۔ حضرت احمدؑ اپنے آقا و پیشوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی مکمل اور ابدی تعلیم کو جو قرآن مجید میں درج ہے۔ دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے آئے ہیں۔ قرآنی تعلیم کو زندہ کرنے سے انہوں نے اسلام کا احیاء کیا ہے۔ اور دلائل اور براہین سے مذہب اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے انہوں نے ایک سلسلہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ جس کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں اس جماعت کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ حق آشکار کرے اور ان تمام لوگوں کو جو مذہب کے مطالعہ کی تڑپ رکھتے ہیں دعوت حق دے۔ اس جماعت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ دنیائے عالم کی مشکلات کا علاج صرف اسلام کی سادہ۔ عملی اور حکیمانہ تعلیم ہے معاشرتی برائیوں۔ پولیٹیکل دلدلوں اور سب جھگڑوں کا تب ہی خاتمہ ہو سکتا ہے جبکہ مذہب اور عقل کا سمجھوتہ کرا دیا جائے اور انسانی زندگی کے پراگندہ عناصر کو ایک قانون کے ماتحت کر دیا جائے اور بین الاقوامی اختلافات پر غیر جانبدارانہ اور مخلصانہ طریق سے غور کیا جائے۔ لیکن یہ تمام امور تب ہی طے ہوں گے جب کہ اسلام جیسے عالمگیر اور بلند خیال مذہب کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔

شاہزادہ امن کا ظہور

اس نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ امن عالم کی خواب کو اسلام ہی پورا کرے گا۔ لفظ اسلام کے معنی ہی امن کے ہیں اور قرآن مجید کے حکم کے مطابق مسلمان وہی ہے جو خدا اور اس کی مخلوق کے ساتھ امن و صلح کا رشتہ قائم کرے

اس زمانہ میں بھی خدا نے سلامتی کے شاہزادہ حضرت احمدؑ نبی کو تمام انسانوں کو عالمگیر اخوت اور برادری میں منسلک کرنے کی غرض سے بھیجا ہے۔ آپ نے جنگ اور خونریزی پر اظہار نفرت فرمایا ہے کیونکہ قرآن پاک فرماتا ہے۔ "دین میں کوئی جبر نہیں" "کہہ دے کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے حق ہے جس کا جی چاہے قبول کرے اور جس کا جی چاہے انکار کرے" "لیکن اگر وہ سچائی سے منہ موڑیں تو ہم نے تجھ کو ان پر نگران مقرر نہیں کیا۔ تمہارا کام صرف تبلیغ حق ہے" سن لو کہ بلا شبہ احمد ہی مسیح موعود ہے اور اس کے ظہور کی یہی غرض ہے کہ بنی نوع انسان کو ایک خدا کی طرف لائے اور ایک دین پر جمع کرے۔

آسمانی بادشاہت اور روحانی جلوہ

اس نے جوش سے کہا۔ احمدیت وہی آسمانی بادشاہت ہے جس کی مدتوں سے دنیا کو انتظار تھی۔ اور یہی وہ روحانی جلوہ ہے جس سے دلوں کو فتح کیا جاتا ہے۔ یہی روحانی طاقت ہے۔ جو روحانی مردے زندہ کرتی ہے اور یہی وہ روح ہے جسے اخلاقی اپاہجوں اور مریضوں میں پھونک کر انہیں تندرست اور توانا بنایا جاتا ہے۔ جب سائنس اور ایجادات نے نئی دنیا دریافت کی اور نظام معاشرت و تمدن کو بدل کر نیا آسمان بنایا تو احمدیت نے روحانیت کے میدان کو نیا رنگ دیا۔ اور اسلام کی پوشیدہ خوبیوں اور محاسن کو عریاں کر کے مذہبی دنیا کی فضا کو بدل دیا اور اب بیسویں صدی میں اسلام کا حقیقی نام احمدیت ہے۔

احمدیت کی حیرت انگیز ترقی

اس نے کہا۔ "جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان ہندوستان میں ہے۔ اس کے موجودہ امام حضرت امیر المؤمنین میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ ثانی ہیں۔ وہ صدر انجمن اور ناظروں کی انتظامیہ کونسل کے ذریعہ جماعت کی نگرانی کرتے اور ہدایات جاری فرماتے ہیں۔ ہندوستان کے تمام صوبوں اور دنیا کے بہت سے ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ مقرر ہیں۔ کئی اخبارات شائع کر کے مختلف ممالک میں اسلام پھیلایا جاتا ہے۔ حقیقی اسلام کا لٹریچر دنیا کی معلوم و مشہور زبانوں میں ترجمہ کر کے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کو حیرت انگیز ترقی اور کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ہر احمدی تبلیغ اسلام کو اپنا اولیں فرض سمجھتا ہے۔ اور ہر سال احمدی جماعتوں کے نمائندوں کا قادیان میں اجتماع ہوتا ہے۔ اور تقویت دین کے ذرائع اور اسلامی مشنوں کو بڑھانے کی تجاویز پر غور اور عمل کیا جاتا ہے۔

شاندار نظارہ

اس نے مزید کہا۔ احمدی مسلمانوں نے غیر مسلم ممالک کے بڑے بڑے شہروں مثلاً لنڈن۔ شکاگو۔ لیگوس۔ حیفا۔ سالٹ پونڈ۔ ماریشس اور یا ٹینگ وغیرہ میں مساجد بھی بنوائی ہیں۔ نو مسلمین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ عقلمند مسلمان تو جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ مگر مسلم اور غیر مسلم ممالک کے لاتعداد ہجوم کو حقیقی مسلمان بنا کر ایک امت اور ایک پیشوا والا خوشکن اور شاندار نظارہ پیش کرنے کے لئے ابھی بہت سی قربانیوں کی ضرورت ہے۔"

کھدر کی چادر میں شکر

ایک کشمیری مزدور کے پاس کسی مہمان کی قریباً پانچ سیر شکر رکھی ہے جس صاحب کی ہو وہ مطلع فرمائیں کہ شکر کس کو دی جائے۔

خاکسار:۔ عبد الاحد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اعلان نکاح

حاجی اللہ بخش صاحب فیروزپوری آر سٹل کلرک الہ آباد کا نکاح مولوی محمد حسین صاحب بی اے ڈپٹی انسپکٹر اسلامیہ مدارس نے ۲۳ دسمبر بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر عائشہ بی بی بنت [illegible] بخش صاحب [illegible] کے ساتھ پڑھا۔ [illegible] شریف احمد صاحب [illegible]

بعض اصحاب کے بیجا تساہل کے خلاف صدائے احتجاج

موقر روزنامہ الفضل کی نمائندگی کے دوران میں مجھے جو سب سے زیادہ دقت پیش آرہی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بعض احمدی بھائی جو ہر لحاظ سے اخلاص اور محبت کا کامل نمونہ ہوتے ہیں۔ اور سلسلہ کی ہر قسم کی تحریکوں میں دیوانہ وار حصہ لیتے ہوئے دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ باوجود تعلیم یافتہ صاحب استطاعت اور اخبار بینی کا اشتیاق رکھنے کے الفضل نہیں خریدتے بلکہ کسی اور دوست کے پرچہ الفضل پر کسی نہ کسی طرح سے ڈاکہ ڈال کر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اخبار کے اصل مالک کا ان کے اس نادرست طریق عمل کے خلاف برادرانہ شکوہ بھی کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ مجھے بہت سے ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ چکا ہے جن کی "مفت اخبار بینی" کی عادت پختہ ہو چکی ہے۔ اور جب الفضل اپنے نام پر جاری کرا کر قومی فرض شناسی کی دعوت دی جاتی ہے۔ تو جھٹ مفت میں اینٹھا ہوا الفضل کا کوئی پرچہ نکال لاتے ہیں۔ کہ صاحب دیکھئے ہم تو الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ بھلا اس کے بغیر ہمارا گذارا ہو سکتا ہے۔ آخر مطلب تو یہی ہے۔ کہ الفضل پڑھا جائے۔ اور وہ ہم پڑھتے ہیں۔

مَیں ایک ایسے شہر میں پہنچا۔ جہاں خدا کے فضل سے کافی جماعت ہے۔ جس میں موقر وکلا حکیم اور دیگر آسودہ حال لوگ شامل ہیں۔ مگر الفضل کا صرف ایک پرچہ ایک وکیل صاحب کے نام آتا تھا جسے سب سے پہلے وہ خود مطالعہ کرتے۔ بعد میں باری باری باقی دوست حسب موقع اور فرصت پڑھتے ہیں اور سمجھتے تھے کہ اس طور پر الفضل کو پڑھ کر ہم ایک بہت بڑے قومی فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ آخر بڑی مشکل سے وہاں سات پرچے اور جاری کرائے۔ اس طرح کے کئی اور واقعات بھی موجود ہیں۔ جن سے جماعت کے ایک

تحریک جدید کے مطالبہ پر اپنے بچوں کو قادیان بھیجو
حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی ابراہیمی شان

اس حقیقت کا کون انکار ہے۔ کہ اسلام کے دوبارہ زندہ کرنے اور تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو چنا ہے۔ اور ہم کو ہی اپنے دین کامل کی اشاعت کا واحد ٹھیکیدار مقرر کیا ہے۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آج ہم اپنا مال اپنی جان اپنی اولاد غرضیکہ سب کچھ اسی راہ میں فنا کر دیں۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ ہم کو کوئی ایسا صحیح طریق اور صحیح راستہ بتاتا جس پر چل کر ہم اس مقصد وحید کو پورا کرنے میں کامیاب ہو سکتے۔

سو یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ فی زمانہ پھر اس ہادیٔ مطلق نے ہماری اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہی پرانے اصول جن پر ہم سے پہلی خدا کی جماعتیں عمل کر کے اپنے مقصد کو پورا کرتی رہی ہیں۔ ہمارے پیارے امام کے ذریعے تحریک جدید کی صورت میں پہلے سے زیادہ منظم پیرائے میں ہم پر نازل کیا ہے۔ تا وہ مقصد جس کے لئے اس نے اپنے مسیح کو بھیجا ہے۔ جلد از جلد پورا ہو۔

اس وقت میں تحریک جدید کے مطالبات میں سے مطالبہ ۱۳ و ۱۴ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اس زمانہ کے جس نبی کو قبول کرنے کا ہم کو شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اُسے اتنا بڑا رتبہ عطا کیا ہے۔ کہ اُسے تمام انبیاء کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام خود فرماتے ہیں ؎

میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

چونکہ خدا تعالےٰ کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور علیہ السّلام کو گذشتہ انبیاء کا مثیل ٹھہرانے میں بھی ایک نکتہ مُضمر ہے۔ اور وہ یہ کہ اس طرح اللہ تعالےٰ نے پیشگوئی کے رنگ میں جماعت احمدیہ کو ہوشیار کرنے کے لئے پہلے سے خبر دے دی ہے۔ کہ تمام وہ حالات جو پہلے انبیا کی جماعتوں پر گزرے۔ وہ قربانیاں جو ان کو میری راہ میں کرنی پڑی ہیں۔ اور وہ تکالیف و مصائب جو ان کو برداشت کرنے پڑے ہیں۔ تم کو بھی ان کا مزا چکھنا پڑے گا۔ اور ضروری ہے۔ کہ تم بھی انہی عمیق در عمیق راستوں سے گذارے جاؤ۔ اور پھر تم کو کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہو۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابراہیم بھی قرار دیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ ہم سے ابراہیمی قربانیوں کا مطالبہ بھی ہوتا سو اگر غور سے دیکھا جائے تو تحریک جدید کا مطالبہ ۱۳ و ۱۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نقشہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہوا ہم سے اس قسم کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰة والسلام کی اس قربانی کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

يا بنيّ انی اریٰ فی المنام انیّ اذبحك فانظر ماذا تریٰ قال یا ابتِ افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین

یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھکو خدا کے راستے میں ذبح کر رہا ہوں۔ تیری اس میں کیا رائے ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ اے میرے باپ اگر خدا تعالےٰ آپ سے میری قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تو پھر جو حکم ہے وہ کریں۔ یعنی میں تیار ہوں۔ اور آپ ضرور مجھے صابر پائیں گے

تحریک جدید کے یہ دو مطالبے ایک لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی ابراہیمی شان کو ظاہر کرتے ہیں۔ گویا آج حضور علیہ السلام کا ایک مقدس خلیفہ ان مطالبات کے ذریعہ اپنی تمام جماعت کو مخاطب کرتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ اے مخلصین جماعت آج تم میں جو شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کا نمونہ دکھاتے ہوئے چاہتا ہے۔ کہ وہ بھی ان فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کے بدلے میں نازل کیں۔ تو وہ تحریک جدید کے ان مطالبات کے ذریعہ اپنی اس مبارک اور مقدس خواہش کو پورا کرے۔ کیونکہ میں نے اس کے بیٹے کے لئے یہ قربانگاہ قائم کی ہے۔

آج اسلام ہم سے بیشمار قربانیاں چاہتا ہے پس آؤ اور اپنے اسمٰعیلیوں کو میرے ہاتھوں میں دے دو۔ پھر خواہ میں ان کو تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ بھیجوں اور خواہ سپین میں باغیوں کے برستے ہوئے گولوں میں تبلیغ کیلئے روانہ کروں۔ تم ان سے بالکل بے دخل ہو جاؤ۔ اور دعا کرو۔ ربّنا تقبّل منّا انّك انت السّمیع العلیم۔

پھر جن کے بچے نو عمر ہوں۔ لیکن ان کی خواہش ہو۔ کہ ہمارے بچوں میں اسمٰعیلی صفات اور اسمٰعیلی روح پیدا ہو جائے۔ ان کے لئے بھی ایک راہ کھلی ہے۔ کہ وہ میرے قائم کردہ بورڈنگ تحریک جدید میں اپنے بچوں کو داخل کریں۔ تا کہ ان کو میں کامل احمدی اور مجسم قربانی بنا سکوں۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ان مطالبات پر لبیک کہنا واقعی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰة والسلام کی طرح اپنے ہاتھوں اپنے اسمٰعیل کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ کیا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے وہ باپ جس کو خدا نے بیٹا دیا۔ اور اس کو وہ اس خدا کی قربانگاہ پر چڑھانے کے لئے حضرت امیر المومنین کے قدموں میں ڈال دے۔ اور کیا ہی نیک طالع ہے۔ آسمان احمدیت کا وہ درخشندہ ستارہ جو اپنے باپ کے یہ کہنے پر کہ "اے میرے بیٹے ہمارا امام مجھ سے تیری قربانی کا مطالبہ کرتا ہے"۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرح یہ جواب دے کہ اے میرے باپ جو تجھ سے مطالبہ کیا گیا ہے اسے ضرور پورا کر اور مجھے انشاء اللہ "صابر" پائیگا ⁂

احقر محمد صدیق مولوی فاضل "جامعہ احمدیہ"

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

احمدیت وہی حقیقی اسلام ہے۔ جسے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے اور جس کو آپ نے دنیا میں قائم کیا۔ کیونکہ احمدیت کا مقصد مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ دنیا میں از سر نو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا غلغلہ بلند ہو۔ اور اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھایا جائے۔ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تمام دنیا سے منوایا جائے۔ اس حقیقی سرچشمہ سے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل عرب میں ظاہر ہوا۔ لوگوں کو مستفیض کیا جائے ان اختلافات کو جو امت محمدیہ میں تیرہ سو سال کے عرصہ میں پیدا ہوئے۔ ان کو یکسر مٹا کر ان کو ایک ہی ہاتھ پر جمع کیا جائے۔ اور ان لوگوں کو جو مسلمان تو کہلاتے ہیں مگر حقیقت اسلام سے دور ہیں۔ حقیقی مسلمان بنایا جائے۔

اب غور فرمائیں کہ اس میں کونسی ایسی بات ہے۔ جو احمدیت کو اسلام سے الگ کرنے والی ہے۔ جس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ احمدیت کوئی علیحدہ مذہب ہے۔ یا جماعت احمدیہ مسلمانوں کی جماعت نہیں۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے۔ جو مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ اسلام کی خدمت گذار اور اس کی عاشق زار ہے علماء کہلانے والے لیکن دراصل لوگوں کو گمراہ کرنے والے کہتے ہیں۔ اس جماعت کے عقائد وہ نہیں۔ جو اسلام کے ہیں۔ مگر یہ نہایت ہی بے بنیاد اور غلط الزام ہے۔ اور یہ بھی نام نہاد علماء کا ایک جھوٹ ہے۔ جو اسلام کی حقیقی خادم جماعت میں شامل ہونے اور سچا مسلمان بننے سے لوگوں کو روکنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ میں اس کی تردید میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ جس سے صاف ظاہر ہو جائیگا کہ جماعت احمدیہ کے کوئی نئے عقائد نہیں بلکہ وہی عقائد ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرماتے ہیں۔ حضور اپنی کتاب ایام الصلح میں ارقام فرماتے ہیں۔

"بالآخر یاد رہے۔ کہ جس قدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھیراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ شخص معہ اس کی تمام جماعت کے عقائد اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں۔ کہ جب تک کسی کے دل میں ایک ذرہ بھی تقوے ہو ایسے افترا نہیں کر سکتا جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالٰے کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالٰے اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھکر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھکر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض تمام وہ امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجتماع تھا۔ اور وہ سب امور جنہیں اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقوے اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوے ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ" صفحہ ۸۶، ۸۷

کس قدر صاف الفاظ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ التحیۃ والسلام نے اپنے اور اپنی جماعت کے عقائد بیان فرما دئے ہیں۔ پس جو شخص باوجود اس واضح بیان کے اس الزام تراشی سے باز نہیں آتا۔ وہ اللہ تعالٰے سے ڈرے ہاں اگر کوئی یہ کہے۔ کہ چونکہ یہ لوگ اپنے تئیں احمدی کہلاتے ہیں۔ لہٰذا یہ اسلام سے الگ جماعت ہے۔ تو یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی جماعت کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" رکھ کر بتا دیا ہے۔ کہ یہ کوئی اسلام سے الگ جماعت نہیں۔ پس مخالفین کی یہ بات بھی بالکل غلط اور صریح دھوکہ ہے۔ اگر کوئی شخص احمدی کہلا کر اسلام سے الگ ہو جاتا ہے۔ تو کیوں دوسرے لوگ سُنّی یا حنفی۔ وہابی یا شیعہ۔ دیوبندی۔ یا بریلوی کہلا کر اسلام سے خارج نہیں قرار دئے جاتے۔ کیا انہوں نے اپنے لئے یہ نام تجویز نہیں کئے؟

نہایت ہی غور اور فکر کا مقام ہے کہ کس طرح وہ لوگ جو اپنے تئیں علماء اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گدی کا وارث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو جھوٹ بول بول کر دھوکہ دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ خدا کا نور اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا کا نور ان کی پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا۔ جوں جوں اس کے بجھانے کی کوشش کی جائے گی۔ وہ بڑھتا چلا جائے گا۔ آخر دنیا کب تک اندھیرے میں رہیگی۔ اور وہ دن نزدیک ہیں۔ دور نہیں۔ جب ان کی یہ تمام تگ و دو ثُمَّ تَکُوْنُ حَسْرَۃً عَلَیْھِمْ کے مطابق واحسرتاہ کر رہ جائے گی۔ آخر پہلے کوئی کب صادقوں کی مخالفت کر کے کامیاب ہوا۔ کہ یہ کامیاب ہوں گے ؎

صادقاں را نور حق تا بد مدام
کاذباں مردند و شد ترکی تمام

اب غور فرمائیے کیا دنیا میں صرف یہی ایک جماعت نہیں۔ جو قائم رکھے جانے کے قابل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آواز بلند کی جاتی ہے۔ پس آؤ اور آپ بھی اس آواز کے بلند کرنے میں شامل ہو جاؤ۔ جس کے بلند کرنے کے لئے خدا تعالٰے نے اپنی مشیت اور ارادہ سے جماعت احمدیہ کو اس کے بانی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے قائم کیا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار:- محمد شریف مولوی فاضل

تبلیغ کے متعلق ایک ضروری اعلان

ایسے دیہات اور چھوٹے چھوٹے گاؤں جو شہر سے دور یا نزدیک ہوں۔ اور ان میں ایک عرصہ سے کوئی مبلغ نہ پہنچا ہو۔ وہاں کی جماعتیں مہربانی کر کے جلد دفتر دعوۃ و تبلیغ میں اطلاع دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے والے مخلصین

حصہ وصیت میں اضافہ کرنیوالے احباب کی فہرست

مجلس مشاورت ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ موصی صاحبان حصہ آمد تین سال کے لئے اپنی وصایا میں اضافہ کریں۔ جن موصی صاحبان نے ۹ دسمبر ۱۹۳۶ء تک اضافہ حصہ آمد کے خطوط دفتر ہذا میں بھیجے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ باقی موصی صاحبان بھی بہت جلد اپنی اپنی وصایا میں اضافہ کر کے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر شمار	نام موصی معہ پورا پتہ	حصہ موجود	حصہ موعود
۹۴	میاں جان محمد صاحب قادیان	1/10	1/8
۹۵	میاں عمر الدین صاحب "	1/10	1/9
۹۶	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی قادیان	1/10	1/9
۹۷	چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار ملتان	1/10	1/9
۹۸	مرزا غلام حیدر صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل نوشہرہ	1/10	1/9
۹۹	بابو عبد اللہ صاحب اکاؤنٹس ایجنسی محکمہ ایم۔ ای۔ ایس	1/10	1/9
۱۰۰	جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۹۹ منٹگمری	1/10	1/9
۱۰۱	سیدہ بیگم صاحبہ "	1/8	1/7
۱۰۲	میاں شیخ احمد صاحب قریشی قادیان	1/10	1/9
۱۰۳	سید عبد الحکیم صاحب سکنہ پوری صوبہ اڑیسہ	1/9	1/8
۱۰۴	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ لدھیانہ	1/10	1/9
۱۰۵	ڈاکٹر نور احمد صاحب میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک نمبر ۳۰	1/10	1/9
۱۰۶	شیخ رفیع الدین احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس ادباور ضلع سکھر	1/10	1/9
۱۰۷	چوہدری بدر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان	15/100	16/100
۱۰۸	ماسٹر علی محمد صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی۔ قادیان	1/10	1/9
۱۰۹	مولوی ممتاز علی صاحب صدیقی "	1/10	1/9
۱۱۰	مولوی خیر الدین صاحب "	1/10	1/9
۱۱۱	مرزا احمد حسین صاحب شاہجہان پور	1/10	1/9
۱۱۲	حکیم عبد العزیز خانصاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	1/10	1/9
۱۱۳	میاں عبد اللہ خان صاحب گجرات	1/10	1/9
۱۱۴	قطب الدین صاحب سکا کا	1/10	1/8
۱۱۵	میاں عبد العزیز صاحب پٹیالہ	1/10	1/9
۱۱۶	میاں عبد الرشید صاحب "	1/10	1/9
۱۱۷	مسٹر محمد اسحٰق صاحب عابد کوئٹہ حال قادیان	1/10	1/9
۱۱۸	بابو محمد عبد الرشید صاحب علیشیا ہسپتال فورٹ سنڈیمن	1/10	1/9
۱۱۹	حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان	1/10	1/9
۱۲۰	قریشی محمد احسن صاحب مدرس قادیان	1/10	1/9
۱۲۱	سید غلام جیلانی شاہ صاحب چک نمبر ۱۱۶ جنوبی سرگودھا	1/10	1/9
۱۲۲	چوہدری غلام حسین صاحب چک نمبر ۹۸ سرگودھا	1/10	1/9
۱۲۳	مولوی مسیح الدین احمد صاحب	1/9	1/8
۱۲۴	ماسٹر نعمت اللہ صاحب ڈرل ماسٹر قادیان	1/10	1/9
۱۲۵	ماسٹر محمد علی صاحب اظہر "	1/10	1/9
۱۲۶	منشی عبد العزیز صاحب عزیز منزل "	1/10	1/9
۱۲۷	ڈاکٹر محمد الدین صاحب شہر سیالکوٹ	1/10	1/9
۱۲۸	بابو محمد یعقوب صاحب سمرالہ ضلع لدھیانہ	1/10	1/9
۱۲۹	مولوی چراغ الدین صاحب عارف والہ ضلع منٹگمری	1/10	1/9
۱۳۰	ماسٹر فضل الٰہی صاحب عارف والہ ضلع منٹگمری	1/10	1/9
۱۳۱	چوہدری غلام مرتضٰی صاحب خانیوال " ملتان	1/10	1/9
۱۳۲	ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب میڈیکل آفیسر آدان	1/10	1/8
۱۳۳	منشی محمد علی صاحب پٹواری حلقہ مہاراجکے سیالکوٹ	1/10	1/9
۱۳۴	چوہدری نواب الدین صاحب بھاگووال "	1/10	1/9
۱۳۵	سردار کرم داد خان صاحب پنشنر قادیان	1/10	1/9
۱۳۶	منشی غلام محمد صاحب "	1/10	1/9
۱۳۷	میاں عبد الحق صاحب پکیر ویچی	1/10	1/9
۱۳۸	حکیم نظام جان صاحب قادیان	1/10	1/9
۱۳۹	ماسٹر عبد الرؤف صاحب پنشنر "	1/10	1/9

(باقی آئندہ)

وصیت نمبر ۴۶۶۶

منکہ منصورہ بیگم بنت نواب محمد علی خان صاحب زوجہ مرزا ناصر احمد صاحب قوم افغان شروانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیور نقرئی وطلائی اندازاً قیمت خرید دس ہزار روپیہ ہے۔ اور مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جائیداد غیر منقول اسوقت میری کوئی نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ⅒ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے ملتے ہیں۔ میں اسکا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ العبد منصورہ بیگم۔ گواہ شد محمد علی خان۔ گواہ شد محمد احمد خان۔

ایک قابل امداد کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت۔ پائیدار مختلف رنگوں اور نمونوں کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر اپنے بھائی کی امداد کرکے عند اللہ ماجور ہوں مال حسب منشا۔ اور رعایتی قیمت پر ارسال کیا جائیگا۔ ملنے کا پتہ

قاضی غلام حسن احمدی خطیب مسجد احمدیہ بگھیانہ ضلع جھنگ

ضرورت رشتہ

دو لڑکیوں بعمر ۱۴ و ۱۰ سال کیلئے نیک صالح احمدی نوجوانوں کی جو برسر روزگار ہوں کے علاوہ صاحب جائیداد از قسم زمین بھی ہوں۔

ہوشیارپور۔ جالندھر و گجرات اضلاع کے سیکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان انجمنہائے احمدیہ خاص طور سے توجہ فرماویں۔ محض گوجر قوم کے حاجت مند صاحبان درخواستیں کریں۔

بنام مولوی صاحب۔ معرفت چوہدری محمد علی خان اشرف پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بیرم پور ڈاکخانہ گڑھ دیوالہ ضلع ہوشیارپور

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ملک امیر ولد لنگر و مسمی حیدر ولد ملک امیر ذات اکھرہ سکنہ ٹھٹھی گل تحصیل وضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰/۳/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ ۹/۱۲/۳۶ - دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ملک لال ولد رجب ذات اکھرہ سکنہ ٹھٹھی گل تحصیل وضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ - ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰/۳/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۹/۱۲ ۱۹۳۶ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی روشن ولد عظمت ذات کھوکھر سکنہ کھوکھر تحصیل وضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۳۰/۳/۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرض خواہاں مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۹/۱۲/۳۶ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ ضلع جھنگ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔

اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی پیٹنٹ دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پچیس سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۶ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی دلمیر ولد نونگ ذات سہرا سکنہ بستی بہبول تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۶/۳/۳۷ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔

تحریر مورخہ ۱۷/۱۲ - دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی گاموں ولد بہادر ذات کاٹھیہ سکنہ چک ۴۹۹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۲۵/۳/۳۷ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہاں مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے

تحریر مورخہ [illegible] دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روما ۲ جنوری۔ آج برطانوی نمائندہ اور اطالوی نمائندہ نے برطانیہ کے مابین معاہدہ بحیرہ روم پر جو چند مہینے پیشتر کی گفت وشنید کا ماحصل ہے۔ دستخط ثبت کرتے ہیں۔ معاہدہ کا مسودہ چند دنوں تک شائع ہو جائے گا۔ سردست روما اور لنڈن میں بیک وقت ایک کمیونک شائع ہوگا۔ اگرچہ اس معاہدہ میں نسخ حبشہ کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہسپانیہ کا لیکن اس قسم کی گارنٹی ضرور موجود ہے کہ اطالیہ بحیرہ روم میں ہرگز جزائر بیلارک پر قبضہ کا ارادہ نہ کرے گا۔

روما ۲ جنوری۔ جنگ ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے متعلق جو مطالبہ برطانیہ اور فرانس نے کیا تھا۔ اس کے جواب میں اطالیہ کا نوٹ بھی بالکل جرمنی کے جواب کے مشابہ ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ جہاں تک رضاکاروں کو ہسپانیہ بھیجنے کی ممانعت کا تعلق ہے۔ اطالیہ ظاہر کر دینا چاہتا ہے کہ جونہی دوسرے ممالک حکومت ہسپانیہ کو رضاکاروں اور جنگی سامان کی صورت میں امداد بھیجنا بند کر دیں گے۔ اطالیہ بھی جرنیل فرینکو کی امداد کے لئے رضاکاروں کی روانگی ممنوع قرار دیدیگا۔

پشاور ۲ جنوری۔ پشاور میں ایک کانگرسی امیدوار اسمبلی کی حمایت میں جلوس کا اعلان کیا گیا تھا۔ لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ جلوس ممنوع قرار دیدیا ہے۔

ادیس آبابا ۲ جنوری۔ حبشہ پر اطالیہ کا مکمل قبضہ ہو چکا ہے اس وقت تک کوئی حبشی سردار آزاد اور خود مختار ہے۔ تو وہ راس دستہ ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً لشکر لے کر چوکیوں پر حملہ کر رہا ہے

برلن ۲ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپانوی ساحل سے کچھ فاصلہ پر جرمن جنگی جہازوں نے ہسپانوی حکومت کے ساحلی علاقہ کی طرف جانے والا ایک جہاز گرفتار کر لیا ہے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ چونکہ حکومت ہسپانیہ نے جہاز "پالوس" کا سامان بلباؤ میں ضبط کر لیا تھا۔ اس لئے ہسپانیہ کا جہاز گرفتار کیا گیا ہے۔ جرمنی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک حکومت ہسپانیہ جہاز "پالوس" کا ضبط شدہ مال اور نظربند مسافر واپس نہ دیدے گی۔ اس وقت تک ہسپانوی جہاز رہا نہ کیا جائے گا۔

ویٹیکن شہر ۲ جنوری۔ پاپائے روم کی رات حد درجہ بےچینی سے گزری ٹانگ میں سخت درد رہا۔ افواہ ہے کہ ان کی حالت زیادہ مخدوش ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲ جنوری۔ سر فیروز خان نون ہائی کمشنر فار انڈیا متعینہ لنڈن نے ایک ماہ کی رخصت حاصل کر لی ہے۔ وہ ۶ جنوری کو لنڈن سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر ۱۲ جنوری کو نئی دہلی پہنچیں گے۔

لنڈن ۲ جنوری۔ لنڈن کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ مسٹر سٹینلے بالڈون کو جن کے دل و دماغ پر تاز سیاسی انتشار نے بہت اثر کیا ہے۔ تاجپوشی سے پہلے ہی فرائض سے سبکدوش کر دیا جائے گا اور انہیں "پیریج" کا خطاب دیا جائیگا۔

لاہور ۲ جنوری۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا اور پیپلز بنک کے تین ملازموں کے خلاف سات لاکھ ۳۷ ہزار ڈیڑھ سو روپیہ غبن کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی ملزمان نے صحت جرم سے انکار کر دیا مسٹر گابا نے آج عدالت کے کسی سوال کا جواب دینے سے بھی انکار کر دیا۔ عدالت نے فرد جرم عاید کر دی ہے۔

بلگریڈ یکم جنوری۔ یوگوسلاویہ اور بلغاریہ کے درمیان سرحدی مسائل میں اشتراک عمل اور عام سیاسی اور اقتصادی معاملات میں باہمی تعاون کے معاہدہ کی گفت وشنید قریباً کامیابی کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کے بعد بلغاریہ معاہدہ بلقان میں بھی شریک ہو جائے گا۔

میڈرڈ یکم جنوری۔ جنگی قیدیوں کے باہمی تبادلہ کے متعلق گفت وشنید نے زیادہ امید افزا صورت اختیار کر لی ہے بلباؤ کی عارضی حکومت کے صدر نے اپنے نمائندوں کو برگوس کی باغی حکومت کے ساتھ افہام و تفہیم کے اختیارات تفویض کر دئے ہیں۔

جوہنس برگ یکم جنوری۔ جنوبی افریقہ میں گورنر جنرل کے قائم مقام ہندوستانی ایجنٹ کو چائے میں زہر ملا کر پلانے کی کوشش کا انکشاف ہوا ہے۔ اور ایک ہندوستانی کلرک کی خودکشی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

لنڈن ۲ جنوری۔ ملک معظم کی طرف سے ڈیوک آف گلاسٹر کو میجر جنرل اور ڈچز آف گلاسٹر کو ڈیم گرانڈ کراس سینٹ جان آف یوروشلم کے خطابات دئے گئے ہیں۔

جالندھر یکم جنوری۔ پھگواڑہ سے جو گاڑی یہاں پہنچی اس میں ایک مسلمان نوجوان کو سردہ ٹھٹھرا ہوا پایا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سردی کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہے نعش کو پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

الہ آباد ۲ جنوری۔ ہندی اخبار "آج کل" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو ایک سوشلسٹ لڑکی کے ساتھ شادی کرنے والے ہیں۔ لیکن پنڈت جی نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ افواہ سراسر لغو بےبنیاد اور افسوسناک ہے۔

نانکن یکم جنوری۔ جرنیل چانگ سیولیانگ کو جنرل چیانگ کیشک کو حراست میں رکھنے کے جرم میں دس سال قید کا حکم سنا دیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ اس کا قصور معاف کر دیا جائے گا۔ چانگ کے قصور کے عفو کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس نے خود بخود اطاعت قبول کر لی۔ اور جنرل چیانگ کیشک کو واپس لوٹا دیا۔

لنڈن یکم جنوری۔ فرانسیسی مراکش کے دارالحکومت رباط کی عدالت نے سات عرب لیڈروں کو تین سال سے چھ سال تک اور ۲۷ عربوں کو تین ماہ سے ایک سال تک قید کی مختلف سزائیں دیں ان کے خلاف یہ الزام عاید تھا۔ کہ انہوں نے گذشتہ مہینہ میں فرانسیسی حکام کے خلاف جلوس نکال کر سیاسی مظاہرے کئے تھے۔ اس جلوس میں ۴۰۰ آدمی گرفتار کئے گئے تھے۔

لنڈن یکم جنوری۔ نوروز کی تقریب پر ملک معظم نے اپنی رعایا کے افراد کو مبارکباد دیتے ہوئے ایک اعلان کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ میں اپنی تخت نشینی کے بعد اپنے والد کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہوں۔ جس نے اپنی رعایا کے دلوں میں گھر کر لیا تھا۔ میں اپنے بھائی کو بھی اپنے لئے نمونہ بنانا چاہتا ہوں۔ جس کی قابلیت حکومت برطانیہ کے شاندار دور کا پیغام دے رہی تھی لیکن افسوس کہ وہ دور جلد ہی ایسے المناک حالات میں ختم ہو گیا۔ جن پر میں زیادہ تبصرہ کرنا نہیں چاہتا۔ مجھے وراثت میں جو اہم ذمہ داریاں ملی ہیں۔ مجھے ان کا پورا احساس ہے۔ میں اپنے والد کے ان الفاظ کا اعادہ کرتے ہوئے جو انہوں نے سلور جوبلی کے موقع پر کہے تھے۔ اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اور میری بیوی اپنے آپ کو رعایا کی خدمت کے لئے وقف کرتے ہیں۔

نیویارک ۲ جنوری۔ امریکہ کے موٹر سازی کارخانوں میں ہڑتال کی صورت حالات لمحہ بہ لمحہ بگڑ رہی ہے۔ اور حالات اس لئے زیادہ بگڑ جانے کا اندیشہ ہے کہ مزدوروں کی انجمن اپنے مطالبات پر ڈٹی ہوئی ہے۔ اور ابھی تک باہمی سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

امرتسر ۲ جنوری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۸ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ کپاس ۶ روپے ۹ آنے۔ روئی ۱۶ روپے ۴ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۳ آنے ۶ پائی۔ اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۲ آنے ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی